مسلمانوں کی

تین ذمہ داریاں

تعلیم — تبلیغ — جہاد

تبلیغی مرکز رائے ونڈ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کا

خطاب

شعبان میں حضرت مدظلہ تبلیغی مرکز رائے ونڈ کے مدرسہ عربیہ کے معائنہ اور امتحانات کیلئے تشریف لے گئے، مدرسہ میں مقیم طلباء علوم دینیہ سے حسب ذیل مختصر خطاب فرمایا ——— (ادارہ)

میرے بھائیو اور بزرگو! اللہ تعالیٰ اس مرکز تبلیغ کو ہمیشہ کیلئے باقی و دائم رکھے اور اسے ترقی عطا فرمائے، مجھ ناچیز کے ساتھ یہ شفقت ہے کہ مجھے باصرار یاد فرماتے ہیں۔ میں اور میرے رفقاء نے اس دعوت کو باعث عزت و سعادت سمجھ کر قبول کیا کہ یہاں کے فیوض و برکات سے خود بھی فائدہ حاصل کر سکیں۔ محترم بھائیو! دین کی خدمت کے کئی محاذ ہیں ——— سب سے پہلا محاذ جس میں آپ کو انتہائی کوشش کرنا ہوگی، وہ ہے تعلیم و تعلّم دین، استاذ کا کام ہے تعلیم سکھانا اور شاگردوں کا کام ہے تعلّم (سیکھنا) درحقیقت اگر تعلیم و تعلّم نہ ہو تو علم دین فنا ہو جائے گا۔ علم نہ ہو تو دین کہاں سے آئے گا۔ ایک شخص نہ نماز جانے نہ اس کے فرض نہ سنت وہ نماز کیسے پڑھے گا۔ علم دین فنا ہو جائے تو دنیا ہی ختم ہو جائے گی۔ امام بخاری نے علم دین کے زوال کو قیامت کی نشانی قرار دیا کہ علم صحیح ختم ہو۔ تو دنیا تباہ ہو جائے گی۔ سارا ملک دین سے عاری ہو تو ملک کو اور خود کو تباہ کر دے گی۔ قیامت ایسے جہال اور اشرار الناس ہی پر قائم ہوگی۔ اگر اللہ کے دین کی اشاعت کرے تدریس کرے۔ دین کی خدمت کرے تو دنیا قائم ورنہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اگر مولوی پڑھانا نہیں طالب العلم پڑھنے والا نہیں، یا عالم

ہے۔ مگر طالب العلم نہ ہو تو جب پڑھنے پڑھانے والا نہ ملے تو قیام ساعت یقینی ہے۔ قیامت نام ہے فساد و تباہی کا۔ کہ مقابر، معابد، مساجد، آسمان ستارے سب فنا اور ختم ہو جائیں۔ تو اگر ایک شخص ایک مسجد کو گرا دیتا ہے یا اس کا سبب بنتا ہے تو کتنا بڑا ظالم ہوتا ہے۔ کسی نے پورے گاؤں کو برباد کیا۔ اس سے بڑھ کر ظالم نہیں ہوتا۔ اور اگر ایک شخص نعوذ باللہ خانہ کعبہ کو مسمار کر دے تو کتنا بڑا ظالم اور بدبخت ہوگا، تو علم دین اور دین ختم ہو جانے کا سبب بننے والا ساری دنیا۔ اور اس کے سارے عبادت خانوں کی تباہی کا بشکل قیامت سبب بنتا ہے۔ اس لئے تعلیم و تعلّم مسلمانوں کے لئے اوّلین چیز ہے۔

دوسری چیز جو ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے، تبلیغ ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔ الخ ارشاد ربانی ہے، تبلیغ کے لئے تبلیغ سے پہلے تعلیم کی ضرورت ہے۔ تبلیغ کسی چیز کے پہنچانے کو کہتے ہیں۔ اور وہ چیز ہے دین جو علم سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ الحمد للہ کہ تبلیغی جماعت کے اکابر نے یہ ضرورت محسوس کر لی ہے۔ اگر یہاں اس احاطہ میں مبلغین ہیں تو مبلغین کی اولاد کو قرآن و سنت اور فقہ اور علوم عربی کے حصول کا انتظام بھی کر لیا گیا ہے۔ تاکہ سیکھ کر اور سمجھ کر دین کی تبلیغ ہو سکے۔ اس ملک میں انگریز تھا جو چلا گیا مگر انگریزیت اور انگریزی تہذیب و تمدّن باقی ہے۔ یہ نتیجہ ہے ان کی تعلیم کا کہ انگریزوں کی تعلیم باقی ہے۔ تو ان کا تمدّن بھی پسند ہے۔ اور وہی تعلیم مروّج ہے جسے انگریز نے خاص مقاصد کیلئے بنایا تھا۔ دوسری طرف یہ نورانی چیز ہے۔ یہ تبلیغی مراکز یہ اسلامی مدارس اور دینی ادارے ہیں۔ جہاں سے حق کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ یہ بھی برکت ہے تعلیم اور مدارس کی، انگریزوں نے سکھوں نے علماء کو بند کیا، ان پر قبضہ کیا، عیسائیت پھیلانا چاہی۔ مگر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا گنگوہیؒ نے ایک مرکز قائم کیا۔ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم جس کی برکت سے یہ تعلیم باقی رہی۔ تو علم دین بہت ہی اہم چیز ہے۔ دین کا حاصل کرنا اور پھر اسے دنیا میں پہنچانا ایک فریضہ ہے۔ تنخواہ ملے یا نہ ملے ہم تو خدائی ملازم ہیں۔ رسول اللہؐ نے ایسے لوگوں کو خدائی اجر و ثواب کی بشارت دی ہے۔ دعا کی ہے، نضّر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاھا ثم اداھا کما سمعھا۔ فرمایا جس نے میری ایک حدیث سن کر اسے اچھی طرح یاد کیا۔ پھر اسے اصلی حالت میں اوروں تک پہنچایا، خدا اسے ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے۔ آج اس مرکز سے وفود اور جماعتیں افواج کی طرح نکلتی ہیں۔ یہ سب حضورؐ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں کا تیسرا محاذ یہ ہے۔ کہ کفر کی اشاعت میں روڑے اٹکائے جائیں۔ کفر و معصیت کا مقابلہ کیا جائے۔ تو ہم دین سے روکنے والوں سے جہاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تینوں ذمہ داریوں میں کامیابی عطا کرے۔ آمین۔